تذکرہ
اکابرِ اہلسنّت
علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
نوری کتب خانہ لاہور

(پاکستان)

محمد عبدالحکیم شرف قادری

اہتمام اشاعت

**پیرزادہ سید محمد عثمان نوری**



**2005**

نام کتاب: تذکرہ اکابر اہل سنت

تصنیف: علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری

تعارف: علامہ غلام رسول سعیدی

تقدیم: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کتابت: شاہ محمد چشتی

ناشر: نوری کتب خانہ، لاہور

طابع: موڑوے پرنٹرز، لاہور

تقسیم کار

**نوری کتب خانہ**
معصوم شاہ روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور
فون: 042-6366335

**نوری بک ڈپو**
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
فون: 042-7112917

مکتبہ قادریہ، دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ، لاہور

# فہرست

مریدین کو دوست یا یار کہہ کر یاد فرمایا کرتے تھے مرید کا لفظ استعمال نہ کرتے تھے، بیعت کے وقت مختلف مواقع پر درج ذیل اشعار پڑھا کرتے تھے ؎

یا رسول اللہ انظر حالنا　　یا حبیب اللہ اسمع قالنا

اننی فی بحر غم مغرق　　خذ یدی سہل لنا اشکالنا

؎ ہر دم خدا را یاد کن دنیائے ننگیں شاد کن　　بلبل صفت فریاد کن مشغول شو در ذکر ہُو

؎ غافلی کفر است پنہاں در وجود آدمی
ایں چنیں کافر شدن احاجت زنار نیست

آپ صاحب کرامات و خوارق تھے، آپ ایک گاؤں میں تشریف لیجایا کرتے تھے جہاں دو چار گھروں کے سوا سب شیعہ تھے، آہستہ آہستہ وہ لوگ آپ کی مجلس میں حاضر ہونے لگے دو تین سال کے عرصے میں پورا گاؤں صحیح العقیدہ سُنی ہو گیا۔

۲۹ محرم الحرام، یکم جولائی ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء بروز جمعرات بوقت عصر سو سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا، آپ کا مزار پُر انوار چورہ شریف ضلع کیمبلپور میں مرجع انام ہے۔ ہر سال عرس کے موقع پر بیشمار مریدین اور معتقدین آپ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں، مادہ تاریخ وصال "غفرلہٗ" (۱۳۱۵ھ) ہے [۱]

---

[۱] صلاح الدین نقشبندی، جمالِ نقشبند ص ۲۲۰ - ۲۲۳



## فاضلِ جلیل مولانا فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ تعالےٰ (مؤلف حدائق الحنفیہ)

حضرت مولانا فقیر محمد جہلمی ابن حافظ محمد سفارش ۱۲۹۰ھ/۱۸۴۴ء میں جمعرات کی رات کو موضع چاتن (جہلم کی غربی جانب دو میل کے فاصلے پر واقع ہے) میں پیدا ہوئے۔ قرآن پاک پڑھنے کے بعد میاں قطب الدین (موضع ٹاہلیانوالہ) سے تعلیم حاصل کرتے رہے پھر مولانا نور محمد (موضع کھائی کرمکی ضلع جہلم) تلمیذ مولانا رحمت اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالےٰ کے پاس جا کر کئی سال تک استفادہ کرتے رہے اور صرف، نحو، فقہ اور دیگر علوم کی کتابیں پڑھیں، بعد ازاں راولپنڈی جا کر مولانا عبدالکریم اور مولانا محمد حسن فیروزوالہ سے تعلیم حاصل کی۔ ۱۲۷۹ھ میں دہلی گئے پہلے مولوی نذیر حسین دہلوی کے پاس پنجابی کٹرہ میں پہنچے، انہوں نے عذر کیا کہ ہم معقولات نہیں پڑھا سکتے اس لئے مولانا مفتی محمد صدر الدین خاں آزردہ، صدر الصدور دہلی کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور ڈیڑھ سال کے عرصہ میں کتب متداولہ پڑھیں۔ ۱۲۷۷ھ میں وطن واپس چلے آئے اور کچھ عرصہ بعد مولانا کرم الٰہی (م ۱۲۸۲ھ) کی خدمت میں لاہور پہنچے اور استفادہ کیا۔ انہی دنوں فن خطاطی سیکھنے کا شوق پیدا ہوا چنانچہ باقاعدہ یہ فن حاصل کر کے مطبع آفتاب پنجاب لاہور میں کتابت کا کام کرنے لگے۔

۱۲۸۴ھ میں مناظر اسلام مولانا حافظ ولی اللہ لاہوری قدس سرہٗ کا پادری عماد الدین سے امرتسر میں مناظرہ ہوا تو مولانا فقیر محمد رحمہ اللہ تعالےٰ کو بھی رد عیسائیت کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ حافظ صاحب مرحوم سے استفادہ کر کے اس فن میں مہارت حاصل کی مولانا فقیر محمد نے عیسائیت اور عقائد باطلہ کے رد میں معتدبہ کام کیا اور تمام عمر علم و ادب اور مذہب کی خدمت میں صرف کر دی۔ ۱۱ محرم ۱۲۹۱ھ سے ۱۳۰۱ھ تک اخبار آفتاب پنجاب کے ایڈیٹر رہے۔

۱۳ ذی الحجہ ۱۳۰۲ھ سے جہلم میں اپنے لختِ جگر محمد سراج الدین کے نام پر مطبع سراج المطابع قائم کیا اور اخبار سراج الاخبار جاری کیا، اس اخبار نے اپنے دور کے اعتقادی فتنوں خاص طور پر فتنۂ مرزائیت کی تردید کے لئے بڑا کام کیا۔

مولانا کو تصنیف و تالیف سے خصوصی لگاؤ تھا، انہوں نے اہم کتابیں یادگار چھوڑیں جنہیں علمی طبقہ میں بہت وقعت کی نظر سے دیکھا گیا، تصانیف کے نام یہ ہیں :-

۱۔ اردو ترجمہ تصدیق المسیح۔
۲۔ حاشیہ صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان۔
۳۔ حاشیہ ابحاث عزوری (ہر دو تصانیف مناظر اسلام حافظ ولی اللہ لاہوری)
۴۔ تکملہ مباحثہ دینی (مناظرہ مابین مناظر اسلام مولانا حافظ ولی اللہ لاہوری و پادری عماد الدین)
۵۔ زبدۃ الاقاویل فی ترجیح القرآن علی الاناجیل۔
۶۔ رسالہ آفتاب محمدی۔
۷۔ عمدۃ الابحاث فی وقوع طلقات الثلاث (اس امر میں کہ تین طلاقیں بیک وقت واقع ہو جاتی ہیں، ایک غیر مقلد کے شکوک و شبہات کا جواب)
۸۔ حدائق الحنفیہ (حنفی علماء کا تذکرہ) وغیرہ وغیرہ ، اس کتاب کو سب سے زیادہ شہرت ملی[1]
۹۔ السیف الصارم لمنکر شان الامام الاعظم۔

مولانا فقیر محمد جہلمی رحمہ اللہ تعالےٰ کا وصال ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۶ء میں ہوا[2]

---

[1] فقیر محمد جہلمی، مولانا : حدائق الحنفیہ، مطبوعہ نول کشور لکھنؤ ۱۳۰۸ھ/۱۸۹۱ء، ص ۵۰۶-۵۰۷۔
[2] علمی یادداشت مکرمی حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ العالی۔



## علامۂ زمن مولانا فیض الحسن فیض جہلمی رحمہ اللہ تعالےٰ

ادیب یگانہ، فاضل اجل مولانا فیض الحسن ابن مولانا علامہ محمد حسن فیضی قدس سرہما ۲۷ جمادی الاول، ۶ اپریل (۱۳۰۰ھ/۱۸۸۳ء) کو بمقام بھین تحصیل چکوال (ضلع جہلم) میں پیدا ہوئے، علوم دینیہ کی تحصیل اپنے والد ماجد فاتح قادیانیت مولانا محمد حسن فیضی سے کی، ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا، آپ ایک عرصہ تک لاہور کی مشہور دینی درس گاہ جامعہ نعمانیہ میں مدرس رہے، امیر حزب اللہ پیر سید فضل شاہ جلالپوری آپ کے تلامذہ میں سے تھے۔

مولانا فیض الحسن رحمہ اللہ تعالےٰ اپنے والد گرامی کی طرح ادب عربی کے بے نظیر فاضل، اور قادر الکلام شاعر تھے۔ امام الائمہ مالک الازمہ سراج الائمہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی منقبت میں ایک قصیدہ عربیہ کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ؎

کیف اثنی جل من اثناء      مل فی وصفہ حجی العلماء
جل عما نقول فیہ کما جل      باوصافہ عن النظراء
اماما ابن امام کل امام      و رکن قصر الشریعۃ الغراء
حیوۃ دین ابو حنیفۃ حیز      المکرمات و سند الاھنیاء
کان و اللہ روضۃ الدین فی      الغبراء اغصانہ علی الخضراء
قمر الفلک افل کل یوم      ولذاک السکون وسط سماء
لابہ آفۃ اطحاق و ان لا      یبصر الفضل مقلۃ عمیاء

تمم النظم ایہا الفیض و استغفر
لما قد جنیت من اخطاء[1]

---

[1] انتخاب مناقب سلیمانیہ : ص ۱۹۷-۱۹۸

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ۱۳۰۰ھ تک دنیا بھر کے
ایک ہزار سے زائد حنفی علماء و فقہا کا مستند تذکرہ۔ اردو میں
اپنے موضوع پر واحد کتاب

از

**مولوی فقیر محمد جہلمی رحمہ اللہ**

مرتبہ مع حواشی و مقدمہ
خورشید احمد خاں ایم اے

**مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ ۰ اردو بازار ۔ لاہور**

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنہ ۱۳۰۰ھ تک دنیا بھر کے
ایک ہزار سے زائد حنفی علماء و فقہا کا مستند تذکرہ ۔ اردو میں
اپنے موضوع پر واحد کتاب

از

مولوی فقیر محمد جہلمی رحمہ اللہ

مرتبہ معہ حواشی و تکملہ

خورشید احمد خان، ایم ۔ اے

مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ ○ اردو بازار ۔ لاہور

نام کتاب — حدائق الحنفیہ
مصنف — مولوی فقیر محمد جہلمی
تکمیل کتاب — ۱۲۹۷ھ
اضافہ — ۱۳۰۰ھ
طبع اول — لکھنؤ، جون ۱۸۸۶ء، رمضان ۱۳۰۳ھ
طبع دوم — لکھنؤ، فروری ۱۸۹۱ء، رجب ۱۳۰۸ھ
طبع سوم — لکھنؤ، اکتوبر ۱۹۰۶ء، شعبان ۱۳۲۴ھ
طبع چہارم (صدی ایڈیشن) مع حواشی و تکملہ
ترتیب حواشی و تکملہ — خورشید احمد خاں ایم اے
صفحات — ۴ + ۵۳۶
کتابت — الحاج شاہ محمد چشتی سیالوی (فاضلِ درسِ نظامی)
کتابت سرورق — رئیس الخطاطین حافظ محمد یوسف سدیدی
ناشر — مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ، لاہور
مطبع — بختیار پرنٹرز، لاہور
قیمت —

## تفسیر عبداللہ بن مسعودؓ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بڑے جلیل القدر صحابی گزرے ہیں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ان کا تیسرا یا چھٹا نمبر ہے فقہ حنفی کی بنیاد زیادہ تر انہی کے فقہی اقوال پر ہے۔ اسد الغابہ میں لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا "بے شک اصحاب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جانتے ہیں کہ میں ان میں سے کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا ہوں (حالانکہ میں ان سے افضل نہیں ہوں) اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ ان میں سے کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا ہے اور اس تک میرا اونٹ مجھے پہنچا سکتا ہے تو میں اس کے پاس ضرور چلا جاتا۔" آپ کے تفسیری اقوال مختلف کتب میں ملتے ہیں۔ خورشید احمد خان نے بڑی محنت سے متعدد مطبوعہ کتب اور قلمی نسخوں کی مدد سے انہیں یکجا مرتب کر دیا ہے۔ (زیر طبع)

بڑے بڑے رکن اسلام آپ کو بزرگ مانتے تھے اور صدہا لوگ عرب وعجم کے آپ کی بیعت سے خاندان نقشبندیہ میں مشرف ہو کر سعادتِ دارین کو پہنچتے رہے شیخ الحرم آپ کی یہاں تک تعظیم وتکریم کرتے تھے کہ جب مسجد نبوی میں نماز کے وقت آپ کو دیکھ پاتے تو آپ کو ہی امام بناتے مگر آپ کو بسبب کسرِ نفسی کے امامت پسند نہ تھی اس لئے یہ عادت کر لی تھی کہ عین تکبیر کے وقت مسجد میں تشریف لاتے۔ آپ کی تصنیفات تعلیقات سے ابن ماجہ المسمیٰ بہ انجاح الحاجہ فی شرح سنن ابن ماجہ یادگار ہے، وفات آپ کی محرم ۱۲۹۶ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ قطعہ تاریخ وفات حسب ذیل ہے ؎

| | |
|---|---|
| شاہ عبدالغنی وحیدِ زماں | نازشِ علم و عارف باللہ |
| سال نقلش شنیدم از ہاتف | بہترینِ محمدیین لے ماہ ۱۲۹۶ |

## مولوی حافظ ولی اللہ

مولوی حافظ ولی اللہ[1] لاہوری : عالم فاضل، فقیہ متبحر مباحث، مناظر، واعظ، جامع علوم عقلیہ ونقلیہ تھے۔ تردید عقائد نصاریٰ میں آپ کو وہ ملکہ اور یدِ طولیٰ حاصل تھا کہ بڑے بڑے پادری آپ کے مقابلہ سے کنارہ کشی کر جاتے تھے، حافظہ کا وہ حال تھا کہ بروقت ورود کسی مسئلہ یا علمی بات کے شاگرد سے کتاب کی عبارت پڑھوا کر صفحہ وسطر پوچھ لیتے پھر مجال تھی کہ وہ آپ کو بھول جائے فوراً بتا دیتے کہ فلاں مسئلہ یا مضمون فلاں کتاب کے فلاں صفحہ وسطر میں ہے۔ علوم آپ نے مولوی غلام رسول قلعہ والا مولوی نور احمد ساکن کھائی کوٹلی اور نیز مولوی احمد الدین بگوی سے پڑھے۔ چونکہ آپ کو فقہی مسائل کے استنباط میں بڑی دسترس تھی اس لئے اکثر لوگ فتاوے کے لئے آپ کے پاس آتے تھے اور ہر جمعہ کو جامع مسجد لاہور میں اہلِ اسلام کو اپنے پُر اثر وعظ سے مستفید کرتے تھے۔

آپ کی تصنیفات سے مباحثہ دینی، صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان، ابحاث ضروری وغیرہ یادگار ہیں جن پر راقم الحروف کے حواشی چڑھے ہوئے ہیں، وفات آپ کی بمرض اسہال یوم جمعہ وقت ظہر ۲ رجمادی الاولیٰ ۱۲۹۶ھ میں ہوئی اور قطعہ تاریخ وفات حسب ذیل ہے ؎

| | |
|---|---|
| آں حافظِ شیریں زباں واں واعظِ خوشتر بیاں | شد روز آدینہ رواں زیں دارِ پُر رنج وعنا |
| بود از جمادیٰ اولیں تاریخ بست و چارمیں | پنہاں شدہ زیرِ زمیں آں صاحبِ فہم وذکا |
| یاسینؔ ہے سالش ورق بگرفت دل گفتش سبق | بنویس جاں دادہ بہ حق حافظ ولی اللہ ولی |

---

[1] آپ نابینا تھے۔ (تاریخ لاہور از کنہیا لال) (مرتب)

## مولوی محمد قاسم نانوتوی

مولوی محمد قاسم[1] بن اسد علی بن غلام شاہ بن محمد بخش بن علاء الدین بن محمد فتح بن محمد مفتی بن عبد السمیع بن مولوی ہاشم نانوتوی : سنہ ۱۲۴۸ھ میں پیدا ہوئے، نام تاریخی آپ کا خورشید حسین ہے، علامۂ عصر، فہامۂ دہر، فاضل متبحر، مناظر، مباحث، احسن التقریر، ذہین، معقولات کے گویا پتلے تھے۔ آپ لڑکپن ہی سے ذہین، وطباع، بلند ہمت، تیز، وسیع حوصلہ، جفاکش، جری تھے، مکتب میں اپنے ساتھیوں سے ہمیشہ اول رہتے تھے۔ قرآن شریف بہت جلد ختم کرلیا، خط اس وقت بھی سب لڑکوں سے اچھا تھا، نظم کا شوق اور حوصلہ تھا، اپنے کھیل اور بعض قصے نظم فرماتے اور لکھ لیتے تھے، چھوٹے چھوٹے رسالے اکثر نقل کئے، عربی آپ کو شیخ نہال احمد نے شروع کرائی پھر آپ سہارنپور میں اپنے نانا کے پاس چلے گئے اور وہاں محمد نواز سے کچھ فارسی اور عربی کی کتابیں پڑھیں۔ سنہ ۱۲۶۰ھ میں مولوی مملوک العلی کے پاس دہلی میں جاکر تحصیل علوم میں مشغول ہوئے اور حدیث کو شاہ عبد الغنی محدث سے پڑھا۔ جب تحصیل سے فارغ ہوئے تو چند سے مدرسہ عربی سرکاری واقع دہلی میں مدرس رہے، پھر مطبع احمدی میں تصحیح کتب پر مقرر ہوگئے اور تحشیہ و تصحیح بخاری شریف کا کام انجام دیا۔

آپ کا قول ہے کہ ایام طالب علمی میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہوں اور مجھ میں سے ہزاروں نہریں نکل کر جاری ہورہی ہیں۔ جناب والد سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم سے علم دین کا فیض بکثرت جاری ہوگا۔ سنہ ۱۲۷۷ھ میں حج کیا اور دیوبند کے عربی مدرسہ کے سرپرست مقرر ہوئے، سنہ ۱۲۸۵ھ میں پھر حج کو چلے گئے اور مراجعت کے بعد دہلی میں واپس آکر تدریس و تشہیر علوم میں مشغول ہوئے۔ سب کتابیں بے تکلف پڑھاتے اور اس طرح کے مضامین بیان فرماتے کہ کسی نے سنے نہ سمجھے اور عجائب و غرائب تحقیقات ہر فن میں کرتے جس سے تطبیق اختلافات اور تحقیق ہر مسئلہ کی بیخ و بن تک ہوجاتی تھی۔ پادری تاراچند کو آپ نے مباحثہ میں ساکت کیا۔ سنہ ۱۲۹۳ھ میں چاندپور ضلع شاہجہانپور میں جو تحقیق مذہبی کا ایک میلہ قائم ہوا تھا اور ہر مذہب کے عالم وہاں جمع ہوگئے تھے، اس میں آپ نے ابطال تثلیث و شرک اور اثبات توحید کو ایسا بیان کیا کہ حاضرین جلسہ مخالف و موافق مان گئے۔ سنہ ۱۲۹۴ھ میں پھر اس میلہ میں پنڈت دیانند سرستی کے ساتھ گفتگو کی اور بحث وجود اور توحید کا ایسا بیان کیا کہ حاضرین کو سوائے سکوت اور استماع کے اور کچھ کام نہ تھا پھر عیسائیوں سے تحریف میں

---

[1] محمد قاسم بن اسد علی بن غلام شاہ بن محمد بخش بن علاء الدین بن محمد فتح بن محمد مفتی بن عبد السمیع بن مولوی محمد ہاشم۔ (سوانح قاسمی)

## مولوی احمد علی محدث سہارنپوری

مولوی احمد[2] علی محدث سہارنپوری : عالم فاضل، فقیہ، محدث، جامع منقول و معقول، حاوی فروع و اصول تھے۔ حفظ قرآن کے بعد علوم عربیہ وغیرہ میں مشغول ہوئے اور اپنے ملک کے علما و فضلا سے علوم متداولہ حاصل کر کے دہلی میں مولانا محمد اسحاق محدث سے حدیث کو پڑھا اور اس کی سند ان سے لی، پھر حج کیا اور حرمین شریفین کے علماء و مشائخ سے استفادہ کیا اور اجازت حاصل کی۔ پھر دہلی میں آکر مطبع احمدی نام جاری کیا جو غدر تک بڑے زور و شور سے جاری رہا اور اس میں بڑی بڑی علمی کتابیں آپ کے اہتمام اور تحشی سے چھپتی رہیں خصوصاً صحیح بخاری وغیرہ پر آپ نے عمدہ حواشی چڑھائے اور ان میں حنفی مذہب کی خوب تائید کی، علاوہ تحشیہ و تعلیقات کے ایک رسالہ الدلیل القوی علیٰ ترک القراءۃ للمقتدی خوب تحقیق و تدقیق سے فارسی میں تصنیف فرمایا جس کا ترجمہ اردو میں اب چھپا ہوا موجود ہے۔ مطبع شکست ہونے کے بعد آپ اپنے وطن مالوف سہارنپور میں آگئے جہاں مرض فالج سے ۶ رجمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ میں وفات پائی۔ "خزانہ خوبی" آپ کی تاریخ وفات ہے۔ آپ سے بذریعہ تدریس اور انطباع کتب علمیہ کے بڑی نشر علمی ہوئی۔

## شیخ عماد الدین

شیخ عماد الدین بن عبد الرسول بن ابراہیم بن اسلم بن یحییٰ دفیقی : لبیب فاضل، ادیب کامل، عالم تحریر، محدث، فقیہ، اورع، اعبد تھے۔ ۱۲۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ علوم مروجہ و متعارفہ کو اپنے زمانہ کے اساتذہ

---

[1] آپ دیوبند میں مدفون ہیں۔ (مرتب)

[2] مولانا احمد علی بن لطف اللہ۔ (نزہۃ الخواطر) (مرتب)